

آپ کی بے نیازی اور بے پروائی حد سے گزر گئی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سلسلہ کب تک چلے گا۔ میں بڑے شوق سے دل کا حال سنانے کے لیے حاضر ہوتا ہوں۔ کچھ کہتا ہوں تو آپ تغافل سے کام لیتے ہوئے فرما دیتے ہیں کیا کہا ہے

شعر کا جو پہلو بہ طور خاص قابلِ توجہ ہے، یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو در بھری داستان سنانے لگے اور سننے والا کہہ دے کہ کیا کہا تو درد مند کے بیان میں وہ تاثیر اور گہرائی ہی باقی نہیں رہتی، جو اس داستان کے لیے ضروری ہے۔ غالب نے ”آپ فرمائیں گے کیا“ میں اسی نکتے پر زور دیا ہے۔

۳۔ لغات - دیدہ و دل فرش راہ : آنکھیں اور دل ان کے راستے میں بچھا دوں یعنی وہ سر آنکھوں پر تشریف لائیں۔

تشریح : اگر حضرت ناصح و عظم و نصیحت کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں تو شوق سے تشریف لائیں۔ ان کا آنا سر آنکھوں پر میری طرف سے خیر مقدم میں کوتاہی نہ ہوگی، بلکہ آنکھیں اور دل ان کے راستے میں بچھا دوں گا، مگر کوئی صاحبِ یہ تو سمجھا دیں کہ وہ مجھے کیا سمجھائیں گے؟ یعنی مجھ پر ان کی نصیحت کا اثر کیا ہو سکتا ہے؟ ناصح کے رسمی خیر مقدم میں ہرگز تاثر نہیں۔ یقیناً نصیحت بہتری اور بہبودی کے لیے کی جاتی ہے، مگر اصل سوال اثر اور نتیجہ کا ہے۔ جب معلوم ہے کہ سمجھانے کا اثر کچھ نہ ہوگا تو ناصح کی عزت اور مرتبے کا احترام کرتے ہوئے یہ حقیقت واضح کر دی گئی کہ ان کی تکلیف فرمائی، قطعاً بے نتیجہ ہوگی۔

۴۔ تشریح : آج میں تلوار اور کفن لے کر محبوب کے پاس جا رہا ہوں۔ اس کے بعد ان کے لیے میرے قتل میں کون سا عذر باقی رہ جائے گا؟

بظاہر دو ہی عذر ہو سکتے تھے : اول یہ کہ تلوار نہیں، دوم یہ کہ قتل کے بعد کفن کا کیا انتظام ہوگا۔ یہی دونوں عذر سامنے رکھ کر تیغ و کفن کا انتظام ضروری سمجھا۔

۵۔ تشریح : ناصح نے ہمارے جنونِ عشق کو ختم کرنے کے لیے ہمیں قید میں ڈال دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا قید جنونِ عشق کے اندازہ ہم سے چھڑا سکتی ہے؟